International Research Journal of Religious Studies, Vol.:4, Issue: 01, Jan-June, 2024PP: 250-263

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

کنڈرگارٹن کے مرحلے میں حسد کی پیمائش (تعارف، نظریات اور تدارک)

ASSESSMENT OF JEALOUSY IN KINDERGARTEN STAGE (INTRODUCTION, THEORIES & REMEDIES)

Dr. Lubna Farah
Assistant Profesor, NUML University, Islamabad.
Email: lubnafarah@gmail.com

Dr. Zeenat Haroon
Department of Quran and Sunnah, University of Karachi, Karachi, Pakistan.
Email: zeenatharoon@uok.edu.pk

Dr. Saleem Nawaz
Assistant Professor Head Islamic Studies Department Army Burn Hall College for Boys Abbottabad.
Email: saleemnawaz@gmail.com

Abstract

Jealousy is a complex emotion experienced by both children and adults, encompassing feelings of pain, distress, sadness, despair, revenge, and hatred. The earliest and simplest signs of jealousy often begin in early childhood, particularly when a new sibling is born. In this scenario, the older child may feel jealousy toward the newborn, who receives special care and privileges. This initial experience of jealousy can persist throughout various stages of life.It is important to note that jealousy can manifest in different contexts. For instance, an individual might feel envious of a friend's academic or professional success, or of a colleague who performs better. In cases of illness, a person might feel jealous of someone who is physically and mentally stronger, or who is in a better economic and social position. Women may experience jealousy towards someone who is younger or more beautiful.Psychiatrists tend to interpret jealousy in two primary ways. Behavioralists view jealousy as a normal, healthy response that can motivate individuals to strive for what they lack. This perspective sees jealousy as a driving force that encourages individuals to improve themselves. The second interpretation, supported by the school of psychological analysis, regards jealousy as a negative and unusual feeling. This view suggests that jealousy can lead to aggressive behaviour and a desire to harm one's rival.

Keywords: *Jealousy, Emotion, Childhood development, psychological analysis, Envy.*

تمہید:

حسد بالغوں اور بچوں میں ان عام منفی جذبات میں سے ایک ہے، جس میں نفرت، حسد، انتقام، مایوسی، اداسی، نفرت، درد، بوریت اور پچھتاوا شامل ہیں۔ حسد کی سب سے آسان اور پہلی شکل بچپن میں ہوتی ہے، خاص طور پر جب خاندان میں ہوتا ہے۔ ایک نیا بچہ ہے، لہٰذا وہ اپنی تمام توجہ اور پیار اس کی طرف منتقل کرتے ہیں، اور اپنے بڑے بھائی کو چھوڑ دیتے ہیں، تو وہ اپنے چھوٹے بھائی سے حسد محسوس کرتا ہے اور کبھی کبھی اسے محسوس ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ اپنے بڑے بھائی سے حسد کرتا ہے اگر اس کے پاس کچھ مراعات ہیں۔[1]

حسد کسی شخص کی زندگی کے تمام مراحل کے ساتھ ہوتا ہے ایک فرد کام یا مطالعہ میں اپنے ساتھیوں سے حسد محسوس کر سکتا ہے، یا محسوس کر سکتا ہے کہ وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس سے بہتر یا اس سے برتر۔[2]

طبّی معاملات میں، فرد ان لوگوں سے حسد محسوس کرتا ہے جو رتبہ، معاشی اور سماجی سطح میں بلند ہیں۔ ہم ان لوگوں سے رشک کرتے ہیں جو جسم میں زیادہ مضبوط، ذہین اور خوش قسمت ہیں۔ ایک عورت ان لوگوں سے حسد محسوس کر سکتی ہے جو اس سے زیادہ خوبصورت ہیں، یا کم عمر ہیں۔ ماہر نفسیات نے حسد کو دو سمتوں میں سمجھا ہے، پہلا نکتۂ نظر اس رجحان کے حامیوں میں سے ہے، جن کے مطابق حسد ایک ایسا ردعمل ہے جو فرد کے مفاد میں ہے۔ جو حسد محسوس کرتا ہے کیونکہ یہ ایک محرک ہے۔ کھوئی ہوئی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔[3]

دوسرا رجحان حسد کو ایک منفی اور غیر فطری جذبات کے طور پر دیکھتا ہے، اور اس رجحان کے حامی وہ ہیں جو تجزیہ کے مکتب کی پیروی کرتے ہیں۔ نفسیاتی، جیسا کہ ان کا ماننا ہے کہ حسد کسی فرد کو اپنے حریف سے نفرت اور نقصان پہنچا سکتا ہے اور اس طرح جارحانہ رویے سے منسلک ہو سکتا ہے۔[4]

پیتھولوجیکل حسد کی سنگین شکلوں میں، ازدواجی حسد کے ایسے معاملات ہوتے ہیں جو عقل اور منطق کی حدوں سے تجاوز کرتے ہیں، اور جو حقیقت پسندانہ بنیادوں پر نہیں ہوتے، اس صورت میں، مریض اس کا شکار ہوتا ہے جسے حسد کا فریب کہا جاتا ہے۔ مریض یہ سمجھتا ہے کہ اس کی بیوی اس کے ساتھ دھوکہ کر رہی ہے، اور اسے پیتھولوجیکل جلن یا پاگل حسد بھی کہا جاتا ہے، جہاں مریض یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ساتھی دھوکہ دے رہا ہے اور یہ خیالات مجبوری بن جاتے ہیں اور انسان اداس ہو جاتا ہے۔ "شراکت دار" سے مراد شوہر، عاشق، دوست یا کسی بھی قسم کا رشتہ ہے جس میں ایک قسم کا پیار ہوتا ہے۔[5]

حسد کوئی ذہنی رجحان نہیں ہے کیونکہ اس رجحان میں ایک منطقی، علمی عنصر اور ایک جذباتی اور رویے کا عنصر شامل ہے، اور یہ جذبات نہیں ہے کیونکہ جذبات زیادہ پیچیدہ ہیں، بلکہ یہ ایک نفسیاتی عنصر ہے۔ جسمانی حالت ایک مضبوط احساس کے ساتھ۔[6]

حسد پیدا اور ختم کرنے والے عوامل:

حسد پیدا کرنے اور اسے ختم کرنے میں سماجی کاری ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، جیسا کہ والدین کا مساوات اور اطمینان کے ساتھ برتاؤ ایک کردار ادا کرتا ہے۔ بچوں میں ضرورتیں اور خود اعتمادی کے جذبات کی نشوونما ایک اہم کردار ادا کرتی

ہے، اور یہی بات انتھونی کے مطالعے سے معلوم ہوئی ہے کہ حسد کرنے والے کی عزت نفس اس کے رویے سے متاثر ہوتی ہے۔[7]

طلباء میں حسد پیدا کرنے میں اسکول کا ایک بڑا کردار ہے، والدین کی طرح، ان کے طلباء کے ساتھ سلوک اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک چھپا ہوا ہے۔ یہ ان کے درمیان شدید مسابقت کو ہوا دیتا ہے اور ان میں نفرت، خوف اور غصہ پیدا کرتا ہے، جو انہیں مختلف مراحل پر شدید حسد کا نشانہ بناتا ہے۔[8]

بچوں میں حسد والدین، اساتذہ اور دوسرے بالغوں کی طرف سے ایک بچے کو دوسرے پر ترجیح دینے کی بنیاد پر برے سلوک سے پیدا ہوتا ہے۔ایک ایسے بچے کا موازنہ کرنا جس نے سگریٹ نوشی کی ہو، ان کے درمیان انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھے بغیر، یا دوسروں کے سامنے دوسرے کے لیے اپنا جوش دکھانا، یا ایک بچے کی تذلیل کرنا اور دوسرے کی تعریف کرنا، یہ ہے۔ اس کے مقابلے میں لین دین شکست خوردہ لوگوں میں غصہ، خوف اور نفرت کو ان کے یا اس کے احساس کمتری، ناکامی اور نظر اندازی کے مقابلے میں ابھارتا ہے۔ عدم تحفظ کا احساس اور قبولیت کی کمی ان کے اپنے آپ پر اور اپنے آس پاس کے دوسروں پر اعتماد کو متزلزل کر دیتی ہے اور ان میں اضطراب، دشمنی اور نفرت بڑھ جاتی ہے۔[9]

حسد کا احساس ایک تکلیف دہ احساس ہے جو اس کے مالک کو اذیت دیتا ہے اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو دکھی بنا دیتا ہے اس لیے لوگوں میں حسد کے جذبات کو پہچاننے کی اہمیت ابھرتی ہے۔ابتدائی بچپن سے ہی افراد اس کے خاتمے اور اس کے علاج کے مناسب طریقے تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حسد ان جذبات میں سے ایک ہے جو ہر کسی کے پاس ہوتا ہے، لیکن فرق یہ ہے کہ اس کی موجودگی یا اس کی حد ایک فرد کی دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔[10]

حسد شدت اختیار کر سکتا ہے اور ایک نفسیاتی بیماری بن سکتا ہے جسے (حسد کی بیماری) کہا جاتا ہے، اور اس کی علامات میں کسی دوسرے کی محبت کھو جانے کا خوف اور کسی دوسرے کے وجود کا وہم شامل ہے۔اس محبت میں مقابلہ کرنا اور اس سے محروم ہونے کی امید رکھنا، اگر فرق ہے تو قبضے اور خود غرضی کی محبت، غیبت کی محبت، اور بغیر دے کر لینے کا۔[11]

Mosher & Teisman کا ایک مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یلغاریائی کا احساس فرد کی کارکردگی کی سطح کو متاثر کرتا ہے، کیونکہ وہ مصروف ہوتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مسائل سے دوچار ہے اور ڈرتا ہے کہ اس کے آس پاس کے لوگ اس کے احساسات کے بارے میں حقیقت کو جان لیں گے، اس لیے وہ انھیں چھپانے کے لیے سخت محنت کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ نفسیاتی کوشش کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہ اس کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے اور اس کی پیداوار کو کم کرتا ہے اس کے علاوہ، وہ مقابلہ یا کسی حریف کی موجودگی کو اپنی عزت نفس کے لیے خطرہ سمجھتا ہے۔[12]

حسد کے مراحل بلحاظِ عمر:

حسد کے جذبات بھی فرد کے لیے اس کی نشوونما کے مختلف مراحل کے دوران مسائل کا باعث بنتے ہیں، جیسا کہ نینسی نے اپنے مطالعے میں بتایا۔

دو ماہ سے کم عمر کے بچے حسد کی نشاندہی کرتے ہوئے جذبات ظاہر کرتے ہیں اگر ماں یا آیا اس کے سامنے کسی

دوسرے بچے پر توجہ دیتی ہے۔اگر اس مرحلے پر چھوٹی سی چیز کے لیے حسد بڑھ جائے تو اس سے اسے کئی صحت اور نفسیاتی مسائل پیدا ہوں گے۔[13]

جب کوئی بچہ خاندانی برادری سے اسکول کی کمیونٹی میں منتقل ہوتا ہے، تو اس کی حسد اسکول کی خراب ایڈ جسٹمنٹ کا سبب بن سکتی ہے، کیونکہ وہ اپنے بھائی کے تئیں اس کا حسد کا احساس اسکول میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے برتاؤ سے ظاہر ہوگا۔[14]

یہ ہمیں حسد کے جذبات کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ یہ انسانی ترقی کے تمام مراحل میں موجود ہے اور بہت سی پیچیدگیوں کا سبب بنتا ہے۔

شیر خوارگی:

شیر خوار اپنے بیہودہ احساس کو ظاہر کرتا ہے جب وہ اپنے والدین کو کسی دوسرے بچے کی پرواہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور اسے کچھ تشویش یا کام کے جذبات دکھاتا ہے۔وہ اسے اٹھاتا ہے، اور حسد کا جذبہ جارحانہ رویے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، مثال کے طور پر، غیرت مند ہاتھی گھسنے والے ہاتھی پر حملہ کرتا ہے اور اسے کھینچ لیتا ہے۔[15]

حسد کے پہلے احساسات کو صاف اور واضح طور پر ظاہر نہیں کرتے جب تک کہ وہ دوسرے سال کے اختتام تک نہ پہنچ جائے، کیونکہ اس کی سماجی ترقی نے ابھی تک اسے اپنی ماں کی طرف سے مکمل دیکھ بھال کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا ہے، کیونکہ وہ اس میں اپنی نئی مہارتیں آزمانے میں مصروف ہے۔[16]

بھائیوں کے درمیان حسد زیادہ سے زیادہ اس صورت میں پہنچ جاتا ہے جب دونوں لڑکوں کے درمیان تاریخی عمر کا فرق (58-24) مہینوں، یعنی ایک سال تک ہو۔اور ڈیڑھ دو سال۔[17] اسی طرح، تنقید، ڈانٹ ڈپٹ، اور سلوک میں مرد اور عورت کے درمیان، بڑے اور چھوٹے بھائی کے درمیان، یا کچھ مردوں کے درمیان امتیاز۔نر، یا کچھ عورتوں اور عورتوں کے درمیان، ایک ہی وقت میں حسد اور عدم اطمینان کے جذبات پیدا کرتے ہیں اور انہیں ایسے رویوں میں برتاؤ کرتے ہیں جو ظاہر کرتے ہیں۔[18]

بچوں میں حسد پر عالمی تحقیق:

دنیا کے مختلف حصوں میں تعلیمی اداروں کے ماہرین بھی بچوں کے درمیان ذاتی تعلقات کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔انہوں نے اپنی زیادہ تر توجہ ان عوامل پر مرکوز رکھی جو نفسیاتی، علمی اور سماجی مسائل کے وقوع پذیر ہونے کا باعث بنتے ہیں جو بہت سے لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ترقی یافتہ ممالک میں زیادہ تر مشاورتی مراکز نے حسد کے مسئلے اور اس سے جڑی شخصیت کی خصوصیات کی تشخیص کی ہے، جیسے جارحیت، احساس کمتری اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل، چاہے وہ نفسیاتی، علمی یا نفسیاتی ہوں۔اسکولوں کے درمیان تعلقات بنیادی عوامل ہیں جو اسکول کے ڈھانچے اور تعلیمی عمل کو کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔[19]

موضوع کی اہمیت اور ضرورت:

حسد کا احساس بڑی حد تک کسی شخص کے حسد کے رجحان کی وجہ سے ہوتا ہے، جو کہ ایک مشکل نفسیاتی تشکیل ہے جو

باہمی تعامل سے پروان چڑھتی ہے۔ ذاتی اور ماحولیاتی عوامل جو ایک شخص کو دوسروں کے مقابلے میں کمزور محسوس کرتے ہیں اور اسے محرومی یا خطرے کا احساس دلاتے ہیں۔ وہ بہت سے حالات میں محرومی کا تجربہ کرتا ہے اور اسے ان لوگوں سے ناراض، پریشان اور ناراض کرتا ہے جن کے ساتھ اس کا حقیقی یا خیالی مقابلہ ہے۔[20]

دوسروں کے لیے تیاری نفسیاتی تیاریوں کے ایک گروپ پر مشتمل ہوتی ہے، جن میں سب سے اہم احساس کمتری، انحصار، اضطراب اور احساس جرم ہیں۔ دشمنی اور یہ سب کچھ نفسیاتی رجحانات ہیں جو اگر کسی شخص میں موجود ہوں تو اسے خود اعتمادی میں کمی، غصہ میں جلدی اور کینہ پرور بنا دیتے ہیں جو کہ گناہ سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً کہ دوسروں نے اسے ناکام کیا۔[21]

ایک شخص جو شدید حسد محسوس کرتا ہے وہ اسے ان لوگوں کے خلاف جارحیت اور انتقام کی طرف لے جاتا ہے جو اس کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں، یا جس چیز کے لیے وہ مقابلہ کرتا ہے اسے توڑ ڈالتا ہے۔ ایسا کرنے میں ناکام ہو کر، اس نے اضطراب اور احساس کمتری کو دور کرنے کے لیے دفاعی چالوں کا سہارا لیا، اور ان دفاعی چالوں میں دستبرداری اور رجعت شامل ہیں۔[22]

سکول جانے والے کا اپنے چھوٹے بھائی سے حسد اسے اس سے بدلہ لینے پر مجبور کرتا ہے۔ اس کے انگوٹھے پھیکے ہو جاتے ہیں، وہ اپنے ناخن کاٹتا ہے، اس کی نیند ختم ہو جاتی ہے، اس کی بھوک ختم ہو جاتی ہے، یا وہ آسانی سے روتا ہے اور بہت زیادہ جھوٹ بولتا ہے۔[23]

اگر بیوی کی اپنے شوہر سے حسد شدید ہو تو یہ اسے اس کے خلاف جارحیت کی طرف دھکیل سکتا ہے اور اس سے بدلہ لے سکتا ہے، اس طرح اس کی ازدواجی زندگی کو بہت زیادہ خراب کر سکتا ہے۔ جو جھگڑے اور اختلاف جرم کے ارتکاب کا باعث بن سکتے ہیں۔[24]

دوسروں کے لیے تیاری بچپن میں اس کے والدین اور اساتذہ کے ساتھ تعلقات میں عدم تحفظ اور عدم تحفظ کے احساس کے ذریعے بڑھتی ہے۔ اور اس کی زندگی کے دیگر اہم ترین عوامل میں سے ایک بچے کی ترجیحات میں سے ایک ہے اس ترجیح کو دہرانے سے وہ اپنے عدم تحفظ اور عدم تحفظ کا احساس کرتا ہے۔ اس کی سماجی حیثیت متزلزل ہے۔[25]

علامات:

انتہائی حسد کا احساس بچوں کو ان کے بچپن میں دو وجوہات کی بنا پر درپیش سب سے عام مسائل میں سے ایک ہے۔ وہ حسد کا شکار ہے وہ بہت سے نفسیاتی، سماجی اور جسمانی مسائل کا بھی شکار ہے، جیسے کہ بے اختیار پیشاب آنا، گھر گھرانا اور انگلی چوسنا۔ جارحیت، واپسی، دن میں خواب دیکھنا، سر درد، اسہال، تعلیمی تاخیر، اور دوسری وجہ ایک احساس کا دوبارہ ہونا ہے۔ جب وہ جوان تھا تو شدید حسد محسوس کرنا اور اسے طویل عرصے تک محسوس کرنا اس کے اندر حسد کی تیاری پیدا کرتا ہے اور اسے مزید نشانہ بناتا ہے۔ اپنی زندگی کے آخری مراحل میں انتہائی حسد محسوس کرنا، جو کہ ایک برا رجحان ہے جس سے ہمیں اپنے بچوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔[26]

بچپن میں حسد کی سب سے عام شکلوں میں سے ایک بھائیوں کے درمیان حسد ہے، جو بھائی کے اپنے حریف بھائی کے

خلاف جارحیت کا باعث بنتا ہے۔اس نے اپنی جارحیت کو دبانے اور اپنے بھائی کے لئے اپنی اضافی محبت کو اس امید پر ظاہر کرنے کا سہارا لیا کہ وہ اپنے والدین کی محبت حاصل کر لے گا۔[27]

دشمنی اور نفرت کو دبانا صحت مند رویہ نہیں ہے، کیونکہ یہ اضطراب، انحصار، اور احساس جرم کا باعث بن سکتا ہے، یہ سب ایسے احساسات ہیں جو لوگوں کو بے چین کرتے ہیں۔وہ نفسیاتی چالوں کا سہارا لیتا ہے اور خود کو الگ کر لیتا ہے، یا نیند میں اپنا بستر گیلا کر لیتا ہے، چوری کر سکتا ہے یا جھگڑا کر سکتا ہے۔والدین کی توجہ مبذول کرنے کے لیے جب وہ ان کی توجہ حاصل کرے گا تو اس کی حسد کی شدت کم ہو جائے گی اور یہ مسائل ختم ہو جائیں گے۔[28]

بھائیوں کے درمیان حسد کے عوامل میں سے ایک نئے بہن بھائی کی آمد ہے، جب خاندان میں ایک نیا جوان بچہ پیدا ہوتا ہے، تو بڑے بھائی کو اس کی دلچسپی کا احساس ہوتا ہے۔اس کے والدین ایک نوزائیدہ ہیں اور اس کے ساتھ ان کی مصروفیت، جس کی وجہ سے سب سے بڑا بچہ ناقابل قبول محسوس کرتا ہے یا یہ تصور کرتا ہے کہ وہ ان سے پیار نہیں کرتا ہے، اور اسے لگتا ہے کہ اس کی حیثیت کو خطرہ ہے۔خاندان میں سماجی رویے، اور والدین اس حسد کی حمایت کرتے ہیں جب وہ اس کے بڑے بھائی کی موجودگی میں چھوٹے بھائی کا خیال رکھتے ہیں، یا جب وہ انہیں مارتے ہیں۔[29]

خاندان میں پہلے بچے کے ساتھ نئے بھائی کی پیدائش پر حسد بڑھ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے بھائی کے آنے سے پہلے اکیلا رہتا تھا، اپنے والدین کی محبت سے لطف اندوز ہوتا تھا۔کوئی بھی ان کی دیکھ بھال میں شریک نہیں ہوتا، اس لیے وہ مسابقت اور محرومی کا خطرہ محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے والدین کی محبت کسی کے ساتھ بانٹنے کا عادی نہیں ہے۔والدین کسی بھی وجہ سے اپنے بچوں میں سے کسی کو ترجیح دے سکتے ہیں، اس لیے اسے دودھ پلانے، دیکھ بھال اور دیکھ بھال کے ذریعے رازداری حاصل ہے، اس لیے اس کے بہن بھائی محسوس کرتے ہیں۔ان کو تعظیم اور ناانصافی پسند نہیں ہے، اور وہ اپنے پسندیدہ بھائی سے نفرت کرتے ہیں، اس سے نفرت کرتے ہیں، اور اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ان کے والدین کو مرد پر ترجیح دی جاتی ہے۔خواتین، اس لیے خواتین اپنے بھائی سے بلغاریائی محسوس کرتی ہیں، اور وہ لڑکیوں کو لڑکوں پر ترجیح دے سکتی ہیں، اس لیے وہ لڑکیوں سے بلغاریائی محسوس کرتی ہیں، اور وہ ترجیح دے سکتی ہیں۔[30]

والدین اپنے بچوں کا موازنہ کر سکتے ہیں اور ایک کے فائدے اور دوسرے کے عیب دکھا سکتے ہیں، اور جس بیٹے کو تعریف ملتی ہے وہ قبول اور پیار محسوس کرتا ہے۔وہ اپنے والدین کے ساتھ اپنے تعلقات میں قبولیت کی کمی، ایمانداری اور تحفظ کی کمی کے لیے قصوروار ہے، وہ اپنے پسندیدہ بھائی سے حسد محسوس کرتا ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے اور اس پر حملہ کر سکتا ہے۔[31]

والدین شدید حسد کا نشانہ ہیں جب وہ جوان تھے تو انہوں نے خوف، نفرت اور حسد محسوس کیا، اور وہ اپنے بچوں کے ساتھ وہی سلوک کرتے تھے جیسا کہ ان کے ساتھ کیا جاتا تھا۔بچپن میں وہ ان سے بدتمیزی کرتے ہیں، انہیں حقیر سمجھتے ہیں، ان کے درمیان جھگڑے پیدا کرتے ہیں، ان کے درمیان رقابتیں اور جھگڑے پیدا کرتے ہیں، اور شدید حسد پیدا کرتے ہیں۔ان کی روح میں، ایک ماں جو انتہائی حسد کا شکار ہے یا نابالغ ہے وہ اپنی بیٹی سے حسد محسوس کر سکتی ہے اور اس پر تنقید اور اس کی تذلیل کر سکتی ہے۔جس کی وجہ سے لڑکی اپنے آپ اور اس کی ماں میں خوداعتمادی کی کمی محسوس کرتی ہے،

اور نادان باپ اس پر حاوی ہو سکتا ہے۔اپنے بیٹے پر وہ اسے ہر کام میں موثر بناتا ہے اور اپنے بیٹے کو جوان بنانے کے لیے مسلسل کوشش کرتا ہے تاکہ وہ بڑا ہو کر اس کا مقابلہ نہ کرے۔[32]

بچوں میں حسد اور اساتذہ کا کردار:

والدین کے کردار کی طرح اساتذہ کا بھی اہم کردار ہوتا ہے، طلباء میں حسد کے جذبات پیدا کرنے میں، ایک طالب علم کو دوسرے طالب علم کو اس کے ہم جماعتوں کے مقابلے میں زیادہ احتیاط اور توجہ کے ساتھ ترجیح دینے میں، اسے اس کے قریب لانے یا اس سے مزید سوالات کرنے میں، جس سے دوسرے طلباء اس سے حسد کرتے ہیں، اس لیے وہ اس پر حملہ کرتے ہیں اور اس سے اور اپنے استاد سے نفرت کرتے ہیں، اور ایک استاد کے لیے ایک طالب علم کو دوسرے پر ترجیح دینے کے عوامل ہیں، جن میں کامیابی، حسن سلوک، ظاہری شکل، رشتہ داری وغیرہ شامل ہیں۔[33]

استاد محنتی طالب علم کی تعریف کرنے کا سہارا لے سکتا ہے اور محنتی طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنے اور پیچھے رہ جانے والے کو اپنے ساتھی کی نقل کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ سست طالب علم بے بس اور کمتر محسوس کر سکتا ہے، اور وہ ان احساسات کو عام کر سکتا ہے اور کامیاب طالب علموں سے حسد پیدا کر سکتا ہے، اور وہ ان جذبات کو اساتذہ اور معاشرے میں پھیلا سکتا ہے، اور انتقام اور تخریب کی کوشش کر سکتا ہے[34]

ہو سکتا ہے کہ استاد کو اپنے بچپن میں شدید حسد محسوس ہوا ہو، اور اس نے طلباء میں حسد پیدا کرنے، کمزور طالب علم کا مذاق اڑانے اور محنتی طالب علم کے کام کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ ان میں بُری خوبیوں اور پروان چڑھنے والی کشمکش اور غیر منصفانہ مسابقت کے ساتھ، گویا وہ لاشعوری طور پر ان برے تجربات کو دہرا رہا ہے جو اس کے بچپن میں اس کے سامنے آئے تھے۔[35]

اس طرزِ سلوک کی ایک مثال جس سے طلباء میں شدید حسد پیدا ہوتا ہے، استاد کے لیے سوال پوچھنا اور کسی ایک طالب علم کو جواب دینے پر مجبور کرنا، لیکن وہ چھپاتا ہے اور آخری سے منہ موڑ لیتا ہے، دوسرے کو حکم دیتا ہے کہ وہ پہلے کو مارے یا لکھے۔ طالب علموں کے سامنے بلیک بورڈ پر ان کے بارے میں ایک توہین آمیز جملہ، تاہم، اگر وہ اس استاد کی گہرائی میں جھانکیں، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ اس سوال کو دہراتا ہے جس طرح اس کے اساتذہ نے اس کے ساتھ جب وہ جوان تھا، اس کے جذبات تھے۔ حسد اور نفرت، اور اس کے نتیجے میں اس نے اپنے طلباء میں یہ جذبات پیدا کیے بغیر یہ جانے کہ وہ کیا کر رہا ہے یا لاشعوری طور پر۔ اس لیے اس موضوع پر تحقیق کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان اہم ترین وجوہات تک پہنچ سکیں جو بچوں میں حسد کے جذبات کو جنم دیتے ہیں اور ان کو کم کرنے اور علاج کرنے کے بہترین طریقے تلاش کرتے ہیں۔

ان سب غلط فہمیوں کی تصریح یہ ہے:

سب سے پہلے، حسد:

ایک تکلیف دہ احساس جو کسی بھی اعتراض یا کوشش کو ناکام بنانے کی کوشش کرتا ہے جو ہم کسی مطلوبہ چیز کو حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں، خواہ وہ کوئی شخص ہو، جائیداد ہو یا اس کی جگہ خود اعتمادی کا انحطاط اور روح میں کمی، غصہ اور نفرت کے احساس میں تبدیلی، اور فرد اور اس کے ماحول کے درمیان خرابی کا باعث بنتی ہے[36]

قبضے اور غصے کی محبت پر مشتمل ایک جذبات کیونکہ ایک اہم مقصد کو حاصل کیے بغیر ایک رکاوٹ حاصل کی گئی تھی، اور فرد کا ایک خاص سماجی استحقاق کے حقدار ہونے کا احساس جو اسے عام طور پر حقیقت میں حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ سب کھو دیتا ہے۔ یا اس کا کچھ حصہ کھو دیتا ہے اور کوئی اسے حاصل کرتا ہے [37]

ایک ناراضگی، نفرت انگیز جذبات جو ایک شخص عام طور پر محسوس کرتا ہے اگر اسے لگتا ہے کہ محبوب شخص اپنے الزامات کو دوسرے شخص کی طرف لے رہا ہے، جیسے بہن بھائیوں سے حسد۔ [38]

جھنجھلاہٹ، اضطراب، غصہ، جارحیت اور خوف کے احساسات، جو خود خطرے کے احساس سے پیدا ہوتے ہیں۔ [39]

ایک عام، پیچیدہ جذبات جس میں نفسیاتی تکالیف، خود اعتمادی، حسد، اور خود قصور واری کے احساسات شامل ہیں۔ [40]

کنڈرگارٹن کا مرحلہ : یہ وہ مرحلہ ہے جس میں (2-4) سال کی عمر کے بچے شامل ہیں اور یہ ابتدائی بچپن کے مراحل میں سے ایک ہے۔

حسد سے متعلق نظریات:

1. نفسیاتی تجزیہ کا نظریہ (Psychoanalytic Theory)

فرائیڈ (Freud) کا ماننا ہے کہ بچے میں حسد کی کیفیت تیسری اور چوتھی سالگرہ کے دوران پیدا ہوتی ہے۔ اس وقت، بچہ مخالف جنس کے والدین سے محبت کرتا ہے اور یہ محبت اس میں حسد اور اضطراب کو جنم دیتی ہے۔ [41]

فرائیڈ کے نقطہ نظر سے، شخصیت تین نظاموں پر مشتمل ہے: اڈ (Id)، ایگو (Ego)، اور سپر ایگو (Super Ego)۔ کمزور ایگو سپر ایگو کے تسلط کا شکار ہو سکتی ہے اور دائمی طور پر بنیادی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہو سکتی ہے، اس طرح ہم تنازعات، احساس جرم، اور حسد کا شکار ہو جاتے ہیں۔ [42]

ایڈلر (Adler) کے نقطہ نظر کے مطابق، لوگ احساس کمتری محسوس کرتے ہیں جب وہ کمی محسوس کرتے ہیں، چاہے یہ کمی نامیاتی ہو یا نفسیاتی۔ حسد اور احساس کمتری آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایڈلر اس بات پر زور دیتا ہے کہ خاندان میں بچوں کا ترتیب ان کے احساس کمتری میں کردار ادا کرتی ہے، اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اکلوتے بچے جو اپنے والدین کے ساتھ بڑے ہوتے ہیں اور دوسرے بچوں کے نہ ہونے کی وجہ سے اپنی مراعات کھو دیتے ہیں، ہر طرح کی دیکھ بھال کے ساتھ بڑے ہوتے ہیں اور اپنے حریفوں سے زیادہ حسد کرتے ہیں۔[43] ایڈلر اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ جتنا زیادہ ایک فرد کی اپنے آپ اور دوسروں پر اعتماد ہوگا، اتنی ہی کم حسد کے حوالے سے مسائل ہوں گے۔

فروم (Fromm) کا نظریہ معاشرے کے معاشی اور سماجی ڈھانچے اور افراد کی نفسیاتی خصوصیات کے درمیان تعامل پر زور دینے کی کوشش کرتا ہے۔ فروم کا خیال ہے کہ ہر فرد کو وراثت میں انسانی فطرت ملتی ہے، اور تہذیب کا کام اسے اس فطرت کو حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔[44] فروم نے وضاحت کی کہ مہذب انسان کی اصل شکل وہ ہے جس میں وہ آزادی اور انفرادیت کے ساتھ ساتھ عدم تحفظ اور تنہائی کے ساتھ بھی معاملہ کرتا ہے۔ حسد کے ساتھ بڑھنے والی سب سے واضح شکلیں عدم تحفظ اور تنہائی ہیں جو ایک حبیب کے حقیقی نقصان کے نتیجے میں ہوتی ہیں، کیونکہ ایک مدمقابل موجود ہے۔

ایرکسن (Erikson) کا نظریہ ایک جامع نفسیاتی سماجی تجزیاتی نظریہ ہے جو انسانی شخصیت کو متواتر مراحل میں تقسیم کرتا ہے۔

ہر ایک مرحلہ میں بڑھتی عمر اور امیل سے گزرنے والے وقت میں انسان کو جھگڑے یا مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور وہ صحیح طریقے سے روحانی اور اجتماعی طور پر ترقی کر سکتا ہے صرف اس صورت میں جب وہ ہر مرحلے کی مشکلات کو فتح کرتا ہے۔[45]

2. اجتماعی مقایسہ نظریہ (Theory Comparison Social)

یہ نظریہ اس بنیاد پر ہے کہ اجتماعی روابط کی زیادہ ہونے سے افراد کے رائے کے تبدیل ہونے کا امکان ہے، اور یہ نظریہ اجتماعی اثرات کی عملیات پر مبنی ہے، جیسے کہ خود کی قدرتی انداز میں بہتری کے لئے دوسروں کے ساتھ موازنہ کرنا۔ یہ تقییم افراد کے خود کو بنیادی طور پر دوسروں کے ساتھ مقایسہ کرنے کی عملیات پر مبنی ہے۔[46]

اجتماعی مقایسہ کی بنیادی اصولیں فیسٹنجر (Festinger) کے ذریعے پیش کی گئیں ہیں، جو ہیں:

1- خود کی تقییم کی خواہش

2- مقایسے کے لئے مناسب شخص کا انتخاب

3- تبدیلی پر اثرات

4- مقایسے کا موقع

5- جماعت کے ساتھ تراضی کی ضرورت [47]

نظریہ میں دعائف کی موجودگی کو شرح دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ لوگوں کے اپنے خیالات کو درستی سے جانچنے کا اہم دافع ہے۔ انفرادی قابلیتوں اور صلاحیتوں کی جائزہ لینا بھی اہم معیارات ہیں جن سے رفتار کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ جب انسان اس عمل کو انجام دیتا ہے تو اسے خود کو اور اپنے عمل کو مطمئنی اور خوشی محسوس ہوتی ہے اور اس کا عمل پر اثر بھی ہوتا ہے۔ جب کسی کی قدرتی صلاحیتوں یا معقدات کا غلط تجزیہ کیا جاتا ہے تو وہ افراد کو آسان راہ پر لے جاتا ہے۔[48]

حقیقت کی اقسام:

فستنجر کہتے ہیں کہ دو قسم کی حقیقتیں ہوتی ہیں، ایک موضوعی حقیقت اور دوسری اجتماعی حقیقت۔ جب موضوعی حقائق موجود ہوتی ہیں تو افراد اپنے خیالات اور صلاحیتوں کو ان موضوعی معیار کے مطابق موازنہ کرتے ہیں، اور جب موضوعی معیارات فراہم نہ ہوں تو لوگوں کو اجتماعی معیارات پر اعتماد کرنا پڑتا ہے، یعنی دوسروں کو موازنہ کرنے کے لئے اقتداء کرنا۔ اجتماعی تقویت کی قیمت موقف اور اجتماعی جماعت کے خصوصیات پر منحصر ہوتی ہے۔[49]

اجتماعی موازنہ کے لئے ایسے دو عامل اہم ہیں:

1. قربت: یہ ایک نفسیاتی صفت ہے جسے شخص دوسرے کے ساتھ موازنہ کرتا ہے۔

2. کارکردگی: انفرادی کردار کی کیفیت جو دوسرے کے کردار کی کیفیت کے ساتھ موازنہ کی جاتی ہے۔

اجتماعی مقارنہ کی عدم موجودگی کی صورت میں لوگ اپنی معیار کو افراد یا واقعات کے ساتھ مقایسہ نہیں کرتے اور ان کی توجہ

دوسروں کی اطمینانی یا رضامندی کی حصول کی طرف جاتی ہے۔[50]

3. ادراکی نظریہ میں جھگڑے کی اہمیت۔

زراست کی نظریہ میں حجرِ زاویہ اندازی کی اہمیت کا بیان کرتا ہے، یعنی جب کوئی شخص کسی انداز مواجہ ہوتا ہے تو وہ اپنی طبیعی رد عمل کو اپنی فہمی رویہ سے جاجاہتا ہے۔ اس کے علاوہ تین قسم کی رویہ ہوتی ہے: اولین، جو مخصوص اہمیت کی رویہ ہوتی ہے۔ دوسرا، جو تبدیلی کے امکانات کو بیان کرتی ہے جو احداث کے تغیرات کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔ تیسرا، وہ رویہ جو امکانی موقفوں کی دوبارہ جایئگا کرتی ہے۔

حسد موقف میں ظاہر ہونے کا باعث ہوتا ہے۔ اگر موقف ذاتی ہوا کا حصول ہو اور اس کے بعد کوئی کم اندازاج رد عمل ہو یا بغیر رد عمل کے ہو، اور اگر موقف ذاتی ہوا کا حصول دباؤ کا باعث ہو تو اس کے بعد منفی رد عمل آئے گا۔

معیارات پیائش:

حسد کی پیائش سے متعلقہ کچھ معیارات وضع کئے گئے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا جائزہ لیں گے۔

صداقت:

صداقت مقیاس کی حیثیت کے اہم جزو ہے۔ یہ وہ مقیاس ہوتا ہے جو اپنی مخصوص فرضیہ کو بہترین طریقے سے پورا کرتا ہے، اور جس میں مقررہ مقاصد کو حاصل کرنے کی قابلیت ہوتی ہے۔ ہمبل (Humble) کی رائے میں، صداقت فقرات کا معیار بتاتی ہے کہ کتنے حقیقی نتائج انتظار کرتے ہیں۔

موادی حیثیت صداقت:

یہ قسم کی صداقت مقیاس کی تحلیلی معیار کی بنیاد پر حاصل ہوتی ہے، اور اس کی تعیناتی خود بینی پر مبنی ہوتی ہے۔

یہاں دو قسم کی موادی حیثیت کی صداقت ہوتی ہے: ظاہری صداقت اور منطقی صداقت

ا۔ صداقت منطقی

یہ قسم کی صداقت احتواء کی تفصیلی تشریح کے ذریعے مقیاس کی مختلف فہمانہ خصوصیات کی پیائش کرتی ہے۔ اس کی تشکیلیں متعین معیار کے مطابق ہوتی ہیں، جس میں مختلف مواد کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

ب۔ صداقت ظاہری

ظاہری صداقت کی درستگی کی نکتہ وار کرنے کی بہترین ترکیب اس قسم کی مختلف مقیاسی فہمانہ خصوصیات کو ایک جماعت پر دیکھانا ہوتا ہے تاکہ ان کی صالحیت کو معلوم کیا جاسکے۔

ج۔ صداقت بنیادی

اس سے مراد اس مقیاس کی درستگی ہے جو ایک خاص نظریہ یا خصوصیت کے مطابق پیائش کرتا ہے۔ یہاں فقرات کی صحت کا تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ مقیاس ان وضاحتیں پیش کرے جو مطلوبہ فہمانہ خصوصیت کو پیائش کرتی ہیں۔

مقیاس کی یہ تین اقسام کی صداقت کی جانچ کاری کرنے کے بعد، مخصوص نتائج اور معلومات کو جمع کیا جاسکتا ہے تاکہ مقیاس کی صحت کو بہتر سمجھا جاسکے۔

مقیاس کی صداقت اور اہمیت کے معیاروں کو بہتر سمجھنے کے لیے، ان مختلف اقسام کی جانچ کاری اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔ ایک مخصوص مقیاس کی درستگی اور فعالیت کا تجزیہ کرنے کے لئے، ان معیاروں کو پیروی کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی تحقیقات اور تجزیات کے ذریعے، ہم انتہائی موثر اور درست مقیاسی انداز کو معلوماتی اور عملی مقصد کے لحاظ سے سمجھ سکتے ہیں۔

عدد کلیۂ پیمائش مبنی بر پیمائشات حرکی آنیہ ہوتا ہے جو انسانوں کے درجات کی بنا پر فوری معیار کی تصدیق کے ذریعے ہوتا ہے، اور مثال کے طور پر اگر ایک فرضیہ کی درجہ بندی کو مبنی بر پوری کلیۂ پیمائش کی درجہ بندی کر دیا جائے تو یہ وضاحت دیتا ہے کہ فرضیہ ایک ہی مفہوم کا پیمائش کرتا ہے جو کلیۂ پیمائش پیمائش کرتا ہے اور اس اشارے کے ساتھ کو نپارہ کیا جاتا ہے کہ وہ فرضیہ جو اپنی درجات کو کلیۂ پیمائش کی کلیۂ پیمائش کی درجہ بندی کے لحاظ سے ڈھالتی ہے، اس کی درجات کو معنوی طور پر بقائیں رکھیں جو ان کی تعلق کو کلیۂ پیمائش کی کلیۂ پیمائش کی درجہ بندی کے لحاظ سے محسوس کرتی ہیں اور جو مقیاس ان کے سوالات کو اس اشارے کے مطابق منتخب کرتا ہے۔ اس اشارے کے مطابق، ایک مقدار کو نظامی طور پر سچائی پذیر اور بنیادی طور پر صادق بنانے کی کوشش کرتی ہے۔

ثبات Reliability:

یہ مقیاس کی نتائج کی موثوقیت اور اعتبار کی یکسانیت کو ظاہر کرتا ہے اور اس پر اعتماد کیا جاتا ہے اور ثبات کو "کرونباخ" کے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے جو اعتبار کے درجات کے اتفاقات کی متوالیہ کی ہوتی ہے، جو دو قسموں میں اقساطی اتفاق کی متوالیہ ہوتی ہے، اندرونی ثبات اور بیرونی ثبات، جو اس صورت میں حاصل ہوتا ہے جب مقیاس ایک مفہوم کو پیمائش کرتا ہے، اور بیرونی ثبات، جو اس صورت حاصل ہوتا ہے جب مقیاس کو مستقل فاصلے پر دوبارہ اندازہ لگایا جاتا ہے، اور بعد میں ایک اتفاقی نمونہ منتخب کیا جاتا ہے۔ اور جو بعد میں استخراج کیا جاتا ہے۔

طریقہ دوبارہ امتحان (Resest -Test):

ثباتیت کو حاصل کرنے کیلئے، محقق اسی نمونے پر مقیاس کو دوبارہ تقسیمی نصفی ترکیب کے ساتھ امتحان لیتا ہے، اور پہلے امتحان کے ایک ہفتے بعد، جہاں آڈمز (Adams) نے فرد کی درجات کے درمیان پیرسن کا معامل حاصل کیا، اس مقیاس کی ثباتیت کا ایک معامل تھا اور اس طریقہ کی ثباتیت آخر کار فردوں کی استحکام اور ان کی رجحانات کی اضطراب کے درمیان فرق کو ظاہر کرتا ہے، اور یہ اختبار کی درستگی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

اطلاقی مرحلہ:

محقق نمونہ کی متاثرہ آذار مہینے میں بچوں کی مرحلہ میں مقیاس کو اس طرح مطابقت کے ساتھ امتحان کرتا ہے، جو محققوں کے خود کی ہوتی ہے، جہاں ان کی استاذوں کو جواب دینے اور ہدایات کی وضاحت کرنے کا طریقہ کار بتایا جاتا ہے، اور امتحانی عمل کی عملیات سے عام طور پر پرہیز کیا جاتا ہے۔

اعدادی طریقہ:

انجامی امتحان (test -t) دو غیر مربوط نمونوں کے لیے، مرحلے کے بچوں کی اساتذہ کی نظر سے مقیاس کی

پرفارمنس میں اوپری اور نیچے کے گروہوں کے درمیان فرق کی تجزیہ کرتا ہے۔

پیرسن کے معاملہ تعلق (Pearson correlation moment) ہر فقرے کے درجے اور مقیاس کی کل درجے کے درمیان رابطہ قائم کرتا ہے، مرحلے کے بچوں کی اساتذہ کی نظر سے، اور اسے بھی ثباتیت کی حاصل کرنے کیلئے دوبارہ امتحان میں استعمال کیا جاتا ہے۔

نسبتی فیصلہ (Retio -F) فردی اور جوڑوں کے درمیان فقرات کی یکسانیت کی تصدیق میں استعمال کیا جاتا ہے، مرحلے کے بچوں کی اساتذہ کی نظر سے، جب ثباتیت کی حاصل کرنے کیلئے تقسیمی نصفی ترکیب میں استعمال کیا جائے۔

اور اس نصفی مقیاس کی ثباتیت کو درست کرنے کیلئے، محقق اسی نمونے پر مقیاس کی دوبارہ تقسیمی نصفی ترکیب کے ساتھ امتحان لیتا ہے۔

نتائج تحقیق:

تحقیق کا ایک مخصوص مقصد جس میں ریاض الاطفال کی مرحلہ کی معلموں کی نظر سے حسد کے حوالے سے ایک مقیاس کی تشکیل دی گئی۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بچے اس مرحلے میں عام طور پر حسد کا احساس نہیں کرتے ہیں، اور یہ ایجابی جذبات کے نتائج کو ظاہر کرتا ہے جو کامیابی، ترقی اور معقول مسابقت کے لئے محرک ہوتا ہے۔

سفارشات:

1- خاندان کو روانگی کو بڑھانے کے لئے راہنمائی دینی چاہیے جو اس کے طبیعی حدود کے اندر احساس حسد کو زیادہ کرتی ہے۔

2- بچوں کی تربیت اور اعلیٰ معاشرتی اقدار کی بنا پر ان کی حسد کی بنیاد کو ختم کرنا ضروری ہے۔

3- بچوں کو اختلافات میں برابری کے ساتھ معاشرتی اقدار کیلئے معاملہ کرنا چاہئے، چاہے وہ شکل یا ذہانت میں ہوں۔

4- بچوں کی نسلی پہچان میں کسی قسم کا تمیز نہیں کیا جانا چاہئے، بہتری اور معتبریت کیلئے بچوں کی کسی بھی مخصوص بات کی ترجیح نہیں دینی چاہئے۔

5- مختلف سماجی طبقات میں حسد کا موضوع مطالعہ کرنے اور اس پر تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ افراد کی حسد کے احساسات کو دریافت کیا جاسکے۔

6- ابتدائی مدرسے میں بچوں کی حسد کی مراحل پر مطالعہ کرنے والے تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]سيكولوجية الذات والتوافق، أبو زيد إبراهيم احمد ، الإسكندرية، دار المعرفة الجامعية ، (1987)، ص 42

[2]مشكلات الطفل النفسية، محمد عبد المؤ من حسين، القاهرة، دار الفكر الجامعي. (1986) ،ص 54

[3] التنشئة الاجتماعية للطفل، محمد حسن الشناويوآخرون ، ط1 ، عمان، دار الصفا للنشر و التوزيع. (2001) ،ص 21

[4]الغيرة الأخوية و تفهم الوالدين، بندل كوستي وبري جروس، لبنان، طرابلس، ط 2. (1994) ، ص 22

[5] علم نفس الطفل ، محمد عودة الديماوي، ط 2 ، عمان، الجامعة الأردنية. (1993) ،ص 13

[6]الغيرة الأخوية و تفهم الوالدين، ص 73

[7] Jaffar, Saad, and Nasir Ali Khan. "ENGLISH: Child Marriage: Its Medical, Social, Economic and Psychological Impacts on Society and Aftermath." *Rahat-ul-Quloob* (2022): 01-09.

[8]الثقة بالنفس أصولها و تطبيقاتها التربوية في منهج الرتبية الرياضية في رياض الأطفال ،منى يونس بحري ، بغداد، وزارة التربوية. (1982) ، ص 64

[9] علم نفس النمو، عادل عز الدين الاشول،القاهرة، مكتبة الأنجلو- مصرية ، (1982) ،ص32

[10]مبادئ القياس والتقويم في التربية، عزيز سمارة، عمان ،1989. ص 32

[11]سيكولوجية الطفولة، ميشل دبانة ونبيل محفوظ ، عمان، دار المستقبل للنشر والتوزيع. (1984) ، ص 11

[12] Butt, Sadaf. "HUSSAIN: A SYMBOL OF RESISTANCE TO AUTHORITARIANISM: A REVIVAL OF ISLAM IN THE LIGHT OF IQBAL'S POETRY." *International" Journal of Academic Research for Humanities"* 2, no. 3 (2022): 9-16.

[13] مشكلات الطفل النفسية، ص62

[14]نمو التربوي للطفل والمراهق، كمال دسوقي ، بيروت، دار النهضة العربية. ، ط1 (1979) ، ص53

[15] الغيرة الأخوية و تفهم الوالدين، ص 72

[16]الصحة النفسية، دراسات في سيكولوجية التكيف، مصطفى فهمي، ط2 ، مكتبة الخانجي، (1967) ، ص42

[17]نمو التربوي للطفل والمراهق، ص12

[18] علم نفس النمو، ص23

[19] سيكولوجية الذات والتوافق، ص53

[20] الثقة بالنفس أصولها و تطبيقاتها التربوية في منهج الرتبية الرياضية في رياض الأطفال ، ص22

[21] الصحة النفسية، دراسات في سيكولوجية التكيف، ص51

[22]سيكولوجية النمو، سامي سلطي عريفج، عمان، دار الفكر للطباعة والنشر. (2000) ، ص12

[23] علم نفس النمو، ص41

[24] سيكولوجية الطفولة، ص 11

[25]التنشئة الاجتماعية للطفل ، ص 31

[26] سيكولوجية الذات والتوافق، ص 30

[27] الصحة النفسية، دراسات في سيكولوجية التكيف، ص 52

[28] علم نفس الطفل ، ص 82

[29]الحصة النفسية للطفل ،همام الخطيب واحمد محمد الرفاعي ، عمان، الدار العلمية الدولية للنشر والوزيع ودار الثقافة للنشر والتوزيع. (2001) ، ص 24

[30] الثقة بالنفس أصولها و تطبيقاتها التربوية في منهج الرتبية الرياضية في رياض الأطفال ، ص 20

[31]الغيرة وعلاقتها بتقدير الذات لدى المراهقين ، منال صبحي مهدي الربيعي، ، رسالة ماجستر ، 2003. ص 25

[32]علم نفس الطفل ،ص 32

[33] علم نفس النمو، ص 52

[34] الغيرة وعلاقتها بتقدير الذات لدى المراهقين ، ص 33

[35]علم نفس الطفل ، ص [35]63

[36]مبادئ القياس والتقويم في التربية، ص 23

[37]نمو التربوي للطفل والمراهق ، ص 11

[38] سيكولوجية النمو، ص 54

[39]القرآن وعلم النفس، محمد عثمان نجاتي، القاهرة، دار الشروق. (1984) ، ص 22

[40]التنشئة الاجتماعية للطفل، ص 23

[41]الصحة النفسية، دراسات في سيكولوجية التكيف ، ص 23

[42]نمو التربوي للطفل والمراهق، ص 12

[43] علم نفس النمو، ص 12

[44]مشكلات الطفل النفسية، ص 43

[45]سيكولوجية الطفولة، ص 63

[46]علم النفس التكويني، الطفولة والمراهقة ، صباح حنا هرمز وإبراهيم يوسف حنا ، الموصل، جامعة الموصل. (1998) ، ص 24

[47] نفس المرجع ، ص 28

[48]الصحة النفسية، دراسات في سيكولوجية التكيف، ص 32

[49]الاختبارات والمقاييس، اليوفا نايلور،تر جمة سعد عبد الرمحن ومحمد عثمان نجاتي، القاهرة، دار الشروق. (1983) ، ص 11

[50] سيكولوجية الذات والتوافق، ص 12